Daily Based
DailyBased.com

UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education
Advanced Subsidiary Level and Advanced Level

URDU **8686/02**
9686/02

Paper 2 Reading and Writing

May/June 2005

1 hour 45 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen on both sides of the paper.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.
Dictionaries are not permitted.

Answer **all** questions.
Write your answers in **Urdu**.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.
You should keep to any word limit given in the questions.
At the end of the examination, fasten all your work securely together.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔
جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی علیٰحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔
اسٹیپل، پیپر کلپ، ہائی لائٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔
لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔
اپنے جوابات اردو ہی میں لکھیں۔
جواب لکھنے کے لئے مہیا کی گئی علیٰحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔
اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]
آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر ہونا چاہیئے۔
اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کر دیں۔

This document consists of **5** printed pages and **3** blank pages.

SP (SJF3377) S82171/2
© UCLES 2005

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

Daily Based
DailyBased.com

Section 1

مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

بیسویں صدی میں ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس دوران دنیا میں ایک خوفناک قسم کا مقابلہ چل رہا ہو۔ اگرچہ اس مقابلے کا مقصد دنیا پر برتری حاصل کرنا تھا مگر اس کے نتیجے میں دنیا کو تباہی کے کنارے دھکیل دیا گیا تھا۔ پہلی جنگ عظیم میں اس دور کی دو بڑی بڑی طاقتوں یعنی برطانیہ اور جرمنی نے اپنے سامراجی مقاصد کے حصول کے لیے لاکھوں کی تعداد میں نہ صرف اپنے بلکہ آدھی دنیا کے نوجوانوں کی جانیں ضائع کروائی تھیں۔ اس وسیع پیمانے پر خون ریزی اور قتل عام نے لوگوں کو اس حد تک متاثر کیا کہ وہ یہ کہنے لگے تھے کہ یہ جنگ تمام جنگوں کا خاتمہ ثابت ہوگی۔ جنگ ختم ہونے کے بعد برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کو سزا دینے کی خاطر اس ملک پر فوجی سامان رکھنے پر سخت پابندیاں لگائی تھیں۔ اور جرمانے کی شکل میں اس سے اتنی بڑی رقم مانگی کہ جرمنی کی اقتصادی حالت تباہی کے کنارے تک پہنچ گئی۔ اور جرمنی کو ان مشکل حالات سے نکالنے اور دوسرے ملکوں سے انتقام لینے کے لیے 'ادولف ہٹلر' اقتدار میں آیا۔

امن کو مستقل طور پر قائم رکھنے کے لیے دنیا کا پہلا بین الاقوامی ادارہ ''لیگ آف نیشنز'' (League of Nations) وجود میں آیا مگر افسوس ہے کہ اس کے باوجود دنیا کے سیاست دان امن قائم نہیں رکھ پائے اور بیس سال کے بعد انہی ممالک نے ایک بار پھر لڑنا شروع کر دیا۔ اس بار پوری دنیا جنگ میں شامل ہوگئی تھی۔ ایک طرف جرمنی اور جاپان دوسری طرف برطانیہ، روس اور امریکہ شانہ بہ شانہ لڑ رہے تھے۔ دوسری جنگ عظیم نے دنیا بھر کے ملکوں میں تباہی پھیلائی تھی۔ ان دونوں جنگوں میں ایک بڑا فرق یہ تھا کہ پہلی جنگ عظیم میں زیادہ تر فوجی مارے گئے تھے جب کہ دوسری جنگ عظیم میں عام شہری کروڑوں کی تعداد میں ہلاک ہو گئے تھے۔

دوسری جنگِ عظیم کے بعد دنیا کا حال کچھ اور ہی ہو گیا تھا۔ اس کے خاتمے سے پہلے ہی امریکہ سمجھنے لگا تھا کہ روس جو ایک کمیونسٹ ملک تھا یورپ کے مشرقی حصوں پر قبضہ کر لے گا۔ اور مغربی یورپ کا حال اتنا خستہ تھا کہ ان کے پاس امریکہ کی امداد پر انحصار کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ ایک بار پھر دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ اب دنیا میں دو بڑے بڑے 'سُپر پاوٗرز' تھے اور تقریباً پچاس سال تک ان دو بڑی طاقتوں میں مقابلہ چلتا رہا۔ اگرچہ یورپ میں ایک عجیب قسم کا امن رہا جسے لوگ ٹھنڈی جنگ کہتے تھے لیکن باقی دنیا میں ان ملکوں کے بیچ میں جو یا تو امریکہ یا روس کے حامی تھے چھوٹی چھوٹی جنگیں برپا رہتی تھیں۔ ویت نام، ایتھوپیا، انگولا، اور بہت سارے دوسرے ملکوں میں فسادات، جھگڑے اور انقلابی تحریکیں، وغیرہ چلتی رہیں، جن کو چلانے کے لیے یہ دو بڑی طاقتیں ہتھیار، پیسے اور سیاسی امداد کبھی کھلے عام اور کبھی خفیہ طور پر فراہم کرتی تھیں۔ ان سُپر پاوٗرز کی دشمنی کے تباہ کن اثرات نے بہت سے چھوٹے چھوٹے ملکوں میں بے شمار معصوم لوگوں کی جانیں ضائع کر دیں۔ اب دوسری جنگ کے پچاس سال بعد سوویت یونین کے بعد صرف ایک بڑا ملک دنیا پر مسلط ہو گیا ہے۔

© UCLES 2005

Daily Based
DailyBased.com

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کے معنی واضح ہوں۔

مقصد ۔ ضائع کرنا۔ مستقل ۔ معصوم ۔ برپا ہونا۔

[Total: 5 marks]

۲۔ مندرجہ ذیل فقروں کے ہم معنی فقرے عبارت سے نکال کر لکھیے۔

دوسرا راستہ نہیں تھا۔ آخری جنگ ۔ مل کر جنگ کر رہے تھے ۔ چھپے چھپے ۔ فوقیت حاصل ہو گئی۔

[Total: 5 marks]

۳۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(ہر سوال کے بعد دیئے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیئے جا سکتے ہیں۔

کُل ۱۵ + ۵ = ۲۰ مارکس

۱: پہلی جنگ عظیم پر لوگوں کے تاثرات کیا تھے اور کیوں؟ [3]

۲: اس عبارت کے مطابق دوسری جنگ عظیم کی وجوہات کیا تھیں؟ [3]

۳: پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں کیا فرق تھا؟ [2]

۴: عبارت کے مطابق ''ٹھنڈی جنگ'' سے کیا مراد ہے؟ تفصیل سے لکھیے۔ [4]

۵: اس ٹھنڈی جنگ نے دوسرے ملکوں پر کیا کیا اثرات ڈالے؟ [3]

[Total: 15 + 5 for language = 20 marks]

Daily Based
DailyBased.com

Section 2

مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں کے ذریعے ترقی پذیر ممالک کو مالی امداد فراہم کرتے ہیں، تاکہ وہ ترقی کی راہ پر قدم رکھ سکیں۔ پچھلے چالیس برس میں ان غریب ملکوں کو بے شمار پیسے ملنے کے باوجود وہ غریب ہی رہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ ترقی یافتہ ممالک کے بہت سے سیاست دان یہ کہیں گے کہ ترقی پذیر ممالک کے لیڈر نا اہل ہیں یا رشوت خور ہیں اور امداد کا بڑا حصہ ان کی جیبوں میں چلا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ چند ملکوں میں ایسا ہوتا ہو مگر اکثر لیڈر اپنے ملک اور اپنے باشندوں کی بہبود کے لیے محنت کرتے ہیں۔ لہٰذا ان پر الزام لگانا ناجائز ہے۔

ایک طرف ترقی یافتہ ممالک مالی امداد دینے کے باوجود امیر رہتے ہیں جبکہ دوسری طرف ترقی پذیر ممالک محنت کر کے بھی غربت کے پنجرے سے نکل نہیں سکتے۔ یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ یہ سوال سیدھا سادہ ہے لیکن بدقسمتی سے اس کا جواب نہایت ہی پیچیدہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ سارے پیسے کہاں غائب ہو جاتے ہیں؟ مختصراً ترقی یافتہ ممالک کے ہاتھوں میں واپس چلے جاتے ہیں۔ دراصل زیادہ تر یہ مالی امداد قرضوں کی شکل میں دی جاتی ہیں جن کے اوپر سود دینا لازمی ہے۔ صورتِ حال اب اس حد تک خراب ہو گئی ہے کہ غریب ملکوں کو پہلے سے لیے ہوئے قرض کے سود کو چکانے کے لیے نیا قرض لینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس کے اوپر امداد کے سمجھوتے میں ان ملکوں کو غیر ضروری مہنگے سے مہنگے جنگی سامان بھی فراہم کیے جانے کی پیشکش شامل ہے۔ جو قرضوں کے بوجھ میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔

اکثر ترقی پذیر ممالک کی آمدنی زراعت پر مبنی ہے، جس کی زیادہ تر پیداوار نہ تو اپنے لوگوں کے لیے کافی ہے اور نہ قرض چکانے کے لیے کافی ہے۔ ترقی کرنے کے لیے انہیں صنعت کو فروغ دینا ہوگا مگر اس کے لیے انہیں 'بین الاقوامی' کمپنیوں کی مدد پر انحصار کرنا پڑتا ہے، یعنی کہ بین الاقوامی کمپنیاں صرف ان ملکوں میں کارخانے لگائیں گی جن کی حکومتوں نے انہیں بڑے پیمانے پر رعایتیں دی ہوں۔ وہ کمپنیاں ٹیکس کم دیتی ہیں، مزدوروں کو کم پیسے دیتی ہیں اور نفع اپنے ملکوں میں برآمد کرتی ہیں۔ اگر کارکن شکایت کرتے ہیں تو انہیں نوکری سے نکالنے کی دھمکی دی جاتی ہے یا کمپنی اُس ملک کی جگہ کسی دوسرے ملک میں کارخانہ تعمیر کرنے کا فیصلہ کر لیتی ہے۔ تجارت کی آزادی کی پالیسی کے تحت غریب ممالک کو اپنے کسانوں کو رعایتیں دینے کی اجازت نہیں ہے جبکہ مغربی ممالک اپنی فالتو پیداوار غریب ملکوں میں سستے داموں بیچتے ہیں۔ حال ہی میں 'ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن' کے اجلاس میں غریب ملکوں کے نمائندوں نے ترقی یافتہ ممالک کی پابندیوں کو اس وقت تک تسلیم کرنے سے انکار کرنے کا فیصلہ کیا جب تک وہ اپنی زرعی پالیسیاں تبدیل نہ کر لیں۔ ایسے لوگوں کی مایوسی کا اظہار اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اجلاس کے باہر ایک کسان نے احتجاج کرتے ہوئے خودکشی کر لی۔

© UCLES 2005

Daily Based
DailyBased.com

۴۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(ہر سوال کے بعد دیئے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیئے جا سکتے ہیں۔

(کُل ۱۵ + ۵ = ۲۰ مارکس)

۱: مغربی سیاست دانوں کے الزامات کیا ہیں اور وہ کیوں ناجائز ہیں؟ [2]

۲: غریب ملکوں کو ملنے والی امداد ان کے حق میں فائدہ مند کیوں ثابت نہیں ہوتی؟ [3]

۳: بین الاقوامی کمپنیاں غریب ملکوں سے ناجائز فائدہ کس طرح اُٹھاتی ہیں؟ [2]

۴: ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے اجلاس میں ترقی یافتہ ممالک کو کیا پیغام ملا؟ [4]

۵: عبارت کی روشنی میں تجارتی آزادی کی پالیسی میں آپ کو کیا تضاد نظر آتا ہے؟ [4]

[Total: 15 + 5 for language = 20]

۵۔ (الف) مندرجہ بالا دونوں اقتباسات کے حوالے سے ترقی پزیر ملکوں کے کردار کا موازنہ کیجیے۔ [10]

۵۔ (ب) اپنے حالات بہتر بنانے کے لیے ترقی پذیر ممالک کو کونسے اقدامات کرنے چاہئیں؟ [5]

سوال کا جواب مجموعی طور پر ۱۴۰ الفاظ پر مشتمل اردو میں لکھیے۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے ۵ مارکس تک دیئے جا سکتے ہیں: [5]

[Total: 20 marks]

BLANK PAGE

Daily Based
DailyBased.com

BLANK PAGE

Daily Based
DailyBased.com

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.